وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ (الاحزاب:۷۱)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔ (قرآن)

اصلاحِ معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر-۵

اسلام اور پڑوسی

حضرت مولانا **سیّد ارشد مدنی** صاحب دامت برکاتہم

صدر المدرسین

واستاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ:

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی

دار العلوم دیوبند

۲۰۲۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام اور پڑوسی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ أجْمَعِیْنَ.

اسلام نے جہاں معاشرت اور رہن سہن کو بہتر بنانے کے لیے اچھی ہدایات اور تعلیمات دی ہیں، وہاں پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید بھی کی ہے، کیونکہ اس سے ایک دوسرے سے قربت ہوتی ہے، محبت بڑھتی ہے اور انسانیت نکھر کر سامنے آتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَاتُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئاً وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً وَبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبیٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالاً فَخُوْرًا﴾.

(النساء:۳۶)

’’اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہلِ قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غربار کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی (خواہ کسی دھرم کا ماننے والا ہو) کے ساتھ بھی اور دُور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور پاس بیٹھنے والے کے ساتھ بھی اور راہ گیر (مسافر) کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہوں بے شک اللہ کو اترانے والا بڑائی کرنے والا اچھا نہیں لگتا‘‘۔

(بیان القرآن)

(یہ اہلِ حقوق اگر مسلمان نہ بھی ہوں تب بھی ان کے ساتھ احسان کرے، البتہ جس طرح کسی رشتہ دار کا حق رشتہ داری کی وجہ سے زیادہ ہوگا اسی طرح مسلمان کا حق اسلام کی وجہ سے زائد ہوگا)

نیز اس آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صرف اسی پڑوسی کا حق نہیں ہے جو پڑوس کے گھر میں لمبے زمانہ تک رہتا ہے، بلکہ ہم مجلس کے ساتھ بھی اس کے حق کی ادائیگی اور حسن سلوک کا حکم ہے، اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہیے کہ اس آیت کی رو سے ریل اور موٹر میں ان کے برابر میں بیٹھا ہوا مسافر بھی ہم مجلس پڑوسی ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کے حق کو ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے، یہاں بھی مسلمان اور غیر مسلم کی کوئی قید نہیں ہے اللہ اپنی کتاب قرآن میں ہر مسلمان کو یہی حکم دیتا ہے کہ مذہب سے اوپر اٹھ کر ہر انسان اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا ویوہار تمہارا فرض ہے تمہیں اپنی زندگی میں اس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔

معاشرت اور رہن سہن میں ان قرآنی تعلیمات کو اپنانے سے دِلوں میں محبت اور جوڑ پیدا ہوگا، انسان کو انسانیت کی بنیاد پر ہر ایک کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا ہی چاہیے، نبیوں، رسولوں اور اللہ کے نیک بندوں کا ہمیشہ یہی دستور رہا ہے، اور اسی سے انھوں نے ہمیشہ لوگوں کے دِلوں کو جیتا ہے۔

پڑوسی سے متعلق حضور ﷺ کے کچھ ارشادات

محسنِ انسانیت سرکارِ دوعالم ﷺ نے اپنی تعلیم و ہدایت میں ہمسائیگی اور پڑوس کے تعلق کو بڑی عظمت بخشی ہے اور اس کے احترام و

رعایت کی بڑی تاکید فرمائی ہے:

﴿عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ﴾.

(جامع الترمذی باب فی حق الجوار)

''حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام پڑوسی کے حق کے بارے میں برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ جبرئیل امین پڑوسی کو پڑوسی کا وارث بنادیں گے''۔

﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيْلَ وَمَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ﴾.

(رواه البخاری: باب اثم من لایامن جاره)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں، خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں، خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس کا پڑوسی اس کے شر سے مطمئن نہ ہو''۔

اس حدیث شریف کا پیغام یہی ہے کہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اس کا برتاؤ اور رویہ ایسا شریفانہ رہے کہ وہ سب

اس کی طرف سے بالکل مطمئن اور بے خوف رہیں، ایمان ایسے ہی برتاؤ کی مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے، اور یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ جس کا معاملہ اپنے پڑوسی کے ساتھ خراب ہے وہ سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

﴿عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: حَقُّ الْجَارِ إِنْ مَرِضَ عُدْتَهُ، وَإِنْ مَاتَ شَيَّعْتَهُ، وَإِنِ اسْتَقْرَضَكَ أَقْرَضْتَهُ، وَإِنْ أَعْوَزَ سَتَرْتَهُ، وَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ هَنَّأْتَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ عَزَّيْتَهُ، وَلَا تَرْفَعْ بِنَائَكَ فَوْقَ بِنَائِهِ، فَتَسُدَّ عَلَيْهِ الرِّيحَ، وَلَا تُؤْذِهِ بِرِيحِ قِدْرِكَ إِلَّا أَنْ تَغْرِفَ لَهُ مِنْهَا﴾.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

''حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی کے حقوق یہ ہیں: اگر وہ بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت کر، اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا، اور اگر وہ قرض مانگے تو اس کو قرض دے، اور اگر کوئی بُرا کام کرے تو پردہ پوشی کر، اور اگر اسے کوئی خوشی میسر ہو تو اس کو مبارک باد دے، اور اگر کوئی مصیبت آلگے تو تعزیت کر، اور اپنی عمارت اس کی عمارت سے اس طرح بلند نہ کر کہ اس کے گھر کی ہوا بند ہوجائے، اور (جب تمہارے گھر کوئی اچھا کھانا پکے تو اس کی کوشش کر کہ) تیری ہانڈی کی مہک اس کے لیے باعثِ تکلیف نہ ہو، الاّیہ کہ اس میں سے کچھ اس کے گھر بھیج دے''۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان ہدایتوں سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام دنیا میں انسانوں کے حقوق کی کس درجہ رعایت رکھتا ہے، اور اس کی تعلیمات

انسانیت کے احترام میں اتنی بلند و بالا ہیں کہ اس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی، اسی طرح کی تعلیمات کو مسلمانوں نے اپنی زندگی میں اتارا اور دنیا میں جہاں پہنچے وہاں انقلاب برپا کر دیا اور قوموں کی قومیں حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں۔

﴿عَنْ أَنَس بْن مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ اٰذی جَارَهٗ فَقَدْ اٰذَانِيْ، وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ، وَ مَنْ حَارَبَ جَارَهٗ فَقَدْ حَارَبَنِيْ، وَمَنْ حَارَبَنِيْ فَقَدْ حَارَبَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ﴾.

(الترغیب والترہیب: ج ۳ ؍ ص ۲۴۱)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچائی اس نے گویا کہ مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف دی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی، اور جس شخص نے اپنے پڑوسی سے لڑائی کی گویا کہ اس نے مجھ سے لڑائی کی اور جس نے مجھ سے لڑائی کی گویا کہ اس نے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ سے لڑائی کی‘‘۔

اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پڑوسی کے احترام اور اس کے حق کی حفاظت کے لیے بڑا اہم ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ پڑوسی کے حقوق کو پامال کرنے والا اللہ اور اس کے رسول دونوں کی عنایت و توجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔

﴿عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهِ﴾.

(رواہ مسلم فی کتاب الایمان)

''حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اُسے پڑوسی سے حسن سلوک کرنا چاہیے''۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ آخرت میں جزا وسزا پر اگر حقیقتاً ایمان ہے تو مسلمان اپنے پڑوسی کے حق کو تلف کرنے سے ڈرے گا، کیونکہ خدا کے دربار میں اس کو جواب دینا پڑے گا۔

ایک سچے مسلمان کا معاملہ اپنے پڑوسی کے ساتھ چاہے وہ کوئی بھی ہو اور کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو اچھا ہی ہونا چاہیے، کیونکہ قیامت کے دن مسلمان کے اس حسن سلوک کی قدردانی کی جائے گی۔

اس آیت کے آخر میں اللہ کا فرمان: ''اللہ کو اترانے والا بڑائی کرنے والا اچھا نہیں لگتا'' بتا رہا ہے کہ اس آیت میں جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے ان کے ادا کرنے میں وہی آدمی کوتاہی کرتا ہے جو تکبر کرتا ہے یعنی اپنے آپ کو سب سے اونچا اور دوسروں کو اپنے آپ سے چھوٹا اور حقیر سمجھتا ہے۔

''تکبر'' اللہ کو بہت ناپسند ہے جو آدمی باوجودیکہ وہ سر سے پیر تک اور پیدائش سے موت تک محتاج ہی محتاج ہے اپنے آپ کو سب سے بڑا اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھتا ہے اس پر اللہ نے جنت کو حرام کر دیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''جس کے دل میں ایک رائی کے

دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا‘‘۔ (مسلم شریف)

قرآن شریف میں بھی اللہ نے تکبر کرنے والے کی جنت سے محرومی کو بیان فرمایا ہے،

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا﴾.

(سورۃ القصص: ۸۳)

یہ عالم آخرت (یعنی جنت) ہم ان ہی لوگوں کے لئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا۔

(یعنی نہ تکبر کرتے ہیں اور نہ دنیا میں دوسروں پر ظلم کرتے ہیں)۔

ان آیتوں سے یہ بات صاف طور پر معلوم ہو رہی ہے کہ تکبر انسان کو اللہ کی مرضی اور پسند کے راستہ سے محروم کر دیتا ہے اور ان کو ایسے اچھے کاموں سے بھی دور کر دیتا ہے جو اللہ کے پسندیدہ ہیں جس کا انجام موت کے بعد جہنم اور عذاب خداوندی ہے۔

ہر مسلمان کو اپنے دل و دماغ سے تکبر کو نکالنا چاہئے اور تواضع کی صفت کو اپنے دل میں پیدا کرنا چاہئے تاکہ وہ اللہ کے بندوں کے حقوق کو ادا کر سکے اور اللہ کی جنت کا مستحق بن سکے۔